انامدینۃ العلم تحقیق مفتی حسان صاحب و مصبائی صاحب

شیخ الحدیث، نقاد العصر، مفتی محمد حسان صاحب کی ایک حدیث پر بڑی ہی زبردست تحقیق لکھتے ہیں کہ

حدیثِ پاک: انا مدینۃ العلم وابو بکر اساسھا، وعمر حیطانھا، وعثمان سقفھا، وعلی بابھا۔

میں علم کا شہر ہوں، ابو بکر اس کی بنیاد، عمر دیواریں، عثمان چھت اور علی دروازہ ہیں ضعیف ہے موضوع نہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: آدمی کو بغیر علم کے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں کلام کرنے سے ڈرنا چاہیے، اور اس فن کی تحصیل میں مسلسل کوشش کرنا چاہیے حتی کہ اسے اس فن میں مہارت ورسوخ حاصل ہو، اور اسے تبحر حاصل ہو اس کے بغیر کلام کرنے والا کہیں اس حدیث کے حکم میں داخل نہ ہو جائے کہ جو بغیر علم کے کلام کرتا ہے اس پر اللہ تعالی اور ملائکہ کی لعنت ہے، اور وہ اس دھوکہ میں نہ رہے کہ دنیا میں تو کوئی ایسا نہیں جو اس پر انکار کرنے والا ہو، لیکن موت کے بعد اس کو معلوم ہو جائے گا یا تو قبر میں یا پل صراط پر، اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وہاں اس کے مقابل ہوں گے اور اس سے گویا یوں فرمائیں گے کہ تو نے میری حدیث کے بارے میں کیسے بغیر علم کے جرأت کی اور کلام کیا یا تو یوں فرمائیں گے کہ تو نے اس بات کو رد کیا جو میں نے فرمائی تھی یا تو نے میری طرف ایسی بات کی نسبت کی جو میں نے فرمائی نہ تھی، کیا تو نے مجھ پر اترے ہوئے قرآن میں یہ نہ پڑھا تھا کہ اس کے درپے نہ ہو جس کا تجھے علم نہیں بیشک سمع بصر دل ان میں سے ہر ایک سوال کیا جائے گا، پس اس دن بڑی خرابی ہے اور بڑی رسوائی ہے یہ بھی اس صورت میں جب کہ ایمان پر خاتمہ ہوا، ورنہ تو اور خرابی ہے، بہت سے گناہ وہ ہوتے ہیں جس پر سوئے خاتمہ کی وعیدیں ہیں۔

امام محی الدین قرشی حنفی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب تذکرہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے نقل کرتے ہیں اکثر لوگوں کا ایمان موت کے وقت ضائع ہونے کا سبب ظلم ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں بغیر علم کے گفتگو کرنے کی جرات سے بڑھ کر کونسا ظلم ہو گا۔ ہم اللہ تعالی سے معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ (بلوغ المأمول في خدمۃ الرسول ضمن الحاوي للفتاوي ج2، ص137، 138 دار الفکر)

فقیہ اعظم ہند حضرت مفتی شریف الحق امجدی صاحب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: جس طرح حدیث گڑھنا حرام ہے اسی طرح کسی حدیث کا انکار بھی گمراہی ہے، اس لیے اس معاملے میں دونوں طرف کافی احتیاط کی ضرورت ہے۔ (نزھۃ القاري شرح صحیح البخاري جلد ا صفحہ ۴۵۰)

بعض محدثین نے جب اس میں غفلت برتی تو اس پر ائمہ حدیث نے سخت تنبیہ فرمائی، اور اسے راہ راست سے دور ہونا ارشاد فرمایا۔

امام محمد بن عبد اللہ بہادر الزرکشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ت ۷۹۴ھ) اپنی کتاب اللآلي المنثورة لکھنے کی ایک وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ: وربما نفاه بعض أهل الحديث لعدم اطلاعه عليه، والنافي له كمن نفى أصلا من الدين، وضل عن طريقه المبين

یعنی بعض اوقات کچھ محدثین کسی حدیث پر عدم اطلاع کی وجہ سے اس حدیث کی نفی کر دیتے ہیں۔ اور ایسی ثابت حدیث کی نفی کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو دین کی ایک اصل کا انکار (کر دیتا ہے، اور واضح راستہ سے دور ہو جاتا ہے۔ (اللآلي المنثورة في الأحاديث المشتهرة صفحہ ۵، المكتب الإسلامي بيروت، ۱۴۱۷ھ الطبعة الأولى

اس لیے اس جانب بھی بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، کہ بلا تحقیق کسی حدیث کو موضوع نہ کہہ دیا جائے،

حدیث مذکور یعنی أنا مدينة العلم وابو بکر اساسھا پر اجلہ محدثین نے فقط ضعیف ہونے کا حکم دیا ہے۔

حافظ ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس حدیث کے حوالے سے سوال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: رواه صاحب مسند الفردوس وتبعه ابنه بلا سند عن ابن مسعود رضي الله عنه مرفوعا وهو حديث ضعيف. اس حدیث کو صاحب مسند الفردوس اور ان کے بیٹے نے ان کی تبعیت میں بلا سند حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے، اور یہ (حدیث ضعیف ہے۔ (الفتاوی الحدیثیة صفحہ 192 مطبوعہ دار الفکر بیروت

حافظ نجم الدین محمد بن محمد الغزی رحمہ اللہ تعالیٰ، المتوفی ۱۰۶۱ھ اس مضمون کی دیگر احادیث اور مذکورہ حدیث دیلمی کے حوالے سے نقل کر کے فرماتے ہیں: كلها ضعيفة واهية. یعنی یہ سب شدید ضعیف حدیثیں ہیں

(اتقان ما یحسن من الاخبار الدائرة علی الالسن صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ الفاروق الحدیثیة قاہرہ)

اسی طرح علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ حدیث دیلمی کے حوالے سے ذکر کی ہے اور یہ ارشاد فرمایا کہ امام دیلمی اور ان کے بیٹے نے اس حدیث کو بلا سند روایت کیا ہے۔ نیز اس باب کی دیگر احادیث کو نقل کر کے ارشاد فرمایا: وبالجملة فكلها ضعيفة وألفاظ أكثرها ركيكة وأحسنها حديث ابن عباس بل هو حسن خلاصہ یہ ہے کہ یہ تمام احادیث ضعیف اور ان کے الفاظ (رکیک ہیں، اور ان میں سب سے راجح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے بلکہ وہ حسن حدیث ہے۔ (المقاصد الحسنة صفحہ 170 دار الکتب العربی

علامہ محمد بن اسمعیل عجلونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقاصد حسنہ کی عبارت نقل کر کے فرماتے ہیں: وقال النجم: كلها ضعيفة واهية" یعنی نجم الدین الغزي کہتے ہیں: یہ تمام ضعیف اور واہی ہیں (۔(کشف الخفاء جلد 1 صفحہ 236 رقم 618 مطبوعہ مؤسسة الرسالة

محدث احناف حضرت علامہ علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی نے بھی مسند الفردوس کے حوالے سے اس حدیث کو مرقاۃ المفاتیح میں نقل فرما کر مقرر رکھا ہے۔(مرقاۃ المفاتیح جلد 10 صفحہ 470 مطبوعہ ملتان)

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو تاریخ دمشق میں ذکر کیا ہے، اس کے راوی اسماعیل بن علی الواعظ پر سخت جروح موجود ہیں، لیکن خود اس کے حالات میں خاص اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی خطیب بغدادی کے حوالے سے لکھتے ہیں ثم قال شیخي أبو الفرج الإسفرایني ثم وجدت ھذا الحدیث بعد مدۃ في جزء علی ماذکرہ ابن المثنی فاللہ أعلم یعنی میرے شیخ ابو الفرج الاسفرائینی کہتے ہیں: پھر میں نے اس حدیث کو ایک مدت کے بعد ایک جزء میں اس طرح پایا جیسا کہ ابن المثنی نے ذکر کیا ہے۔(تاریخ دمشق ج۹ ص۲۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اس معنی کی ایک اور حدیث حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: عن أنس بن مالک قال قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) أنا مدینۃ العلم وأبو بکر وعمر وعثمان سورھا وعلي بابھا فمن أراد العلم فلیأت الباب اسے روایت کرنے کے بعد ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: منکر جدا إسنادا ومتنا یعنی یہ حدیث سند اور متن کے اعتبار سے سخت منکر ہے۔(تاریخ مدینۃ دمشق جلد ۴۵ صفحہ ۳۲۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اور اہل علم پر مخفی نہیں کہ حدیث منکر موضوع نہیں ہوا کرتی۔

ان اجلہ ائمہ کی تصریح سے یہ بات واضح ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، موضوع ہر گز نہیں۔

<u>گدائے در اہل بیت: ابو حمزہ محمد حسان عطاری</u>